

کتابِ دانی ایل - نمبر پینتیس

نبوی ڈھانچے کی نقاب کشائی: ولیم ملر کی بصیرت اور آرمگیڈن تک لے جانے والی تین ویران گر قوتیں

Jeff Pippenger

2023-12-30

1798 میں، "وقتِ آخر" میں، دانی ایل کی کتاب—اور خاص طور پر وہ رویا جس کی نمائندگی نہر الائی کرتی تھی—کی مہر کھول دی گئی۔ اس رویا نے 22 اکتوبر 1844 کو تحقیقی عدالت کے آغاز کا اعلان کیا۔ وہ آیت جو اس سچائی کی بنیاد بنی، دانی ایل باب آٹھ، آیت چودہ ہے۔ ولیم ملر، وہ پیغامبر جو پیغام کی مہر کھلنے کو پہچاننے کے لیے منتخب کیا گیا، اس رویا سے وابستہ تمام سچائیاں کبھی پوری طرح نہ سمجھ سکا، لیکن اسے جو کام سونپا گیا تھا وہ اس نے پورا کیا۔

جب ملر نے نبوی کلام کا مطالعہ شروع کیا تو انہیں نبوی تفسیر کے کچھ اصول سمجھ میں آئے جو خود بائبل میں ہی واضح اور مقرر کیے گئے ہیں۔ وہ اصول مدون ہوئے اور "ولیم ملر کے اصول تعبیر" کے طور پر معروف ہوئے۔ ان اصولوں کی تائید الہام سے ہے، اور ان کی نشان دہی ان اصولوں کے طور پر کی گئی ہے جنہیں وہ لوگ بروئے کار لائیں گے جو اتوار کے قانون کے وقت عدالتِ تنفیذی کے آغاز کا اعلان کریں گے۔ ملر نے گواہی دی کہ انہوں نے بائبل کا مطالعہ بائبل کے آغاز سے شروع کیا، اور وہ اسی وقت آگے بڑھتے جب وہ زیر غور بات کو سمجھ لیتے۔ اسی طرز عمل سے یہ سمجھنا آسان ہے کہ وقت سے متعلق پہلی نبوت جسے ملر نے پہچانا—جو اس پیغام سے متعلق تھی جسے وہ 1844 میں پورا ہوا قرار دینے والے تھے—احبار باب چھبیس کے "سات زمانے" تھے۔

الہام ہمیں یہ بتاتا ہے کہ فرشتہ جبرائیل نے دیگر مقدس فرشتوں کے ساتھ مل کر ملر کے ذہن کی رہنمائی کی، جس طرح جبرائیل نے دانی ایل، یوحنا مکاشفہ دینے والے، اور بائبل کے تمام انبیا کے اذہان کی رہنمائی کی تھی، کیونکہ جبرائیل کو وہ ذمہ داری سونپی گئی تھی جس سے شیطان محروم ہو گیا تھا۔ جبرائیل کی اس ذمہ داری کی نمائندگی شیطان کے پہلے نام لوسیفر میں تھی، جس کا مطلب حامل نور ہے۔ جبرائیل نبوت کی روشنی ملر تک لایا، اور اس روشنی کی اطاعت میں اس نے وہ پیغام پیش کیا جس نے 22 اکتوبر 1844 کو تحقیقاتی عدالت کے افتتاح کا اعلان کیا۔

بعد از واقعات کی روشنی میں، جو لوگ ولیم ملر کے کام کو سمجھنا چاہتے ہیں، یہ پہچان سکتے ہیں کہ ولیم ملر کو نبوت کے کلام کے بارے میں کچھ ایسی بصیرتیں دی گئی تھیں جو قریب الوقوع عدالت کے پیغام کو مرتب کرنے کے ان کے کام کی کنجیاں بن گئیں۔ ان کنجیوں میں سے ایک یہ ادراک تھا کہ نبوتی اطلاق میں ایک دن ایک سال کی نمائندگی کرتا ہے۔ ایک اور کنجی ایک نبوی ڈھانچہ تھا جسے انہوں نے اپنی دریافت کردہ خطوطِ نبوت کو مرتب اور ہم آہنگ کرنے کے لیے بروئے کار لایا۔ یہ ڈھانچہ ان دو شیطانی طاقتوں پر مبنی تھا جنہوں نے خدا کے لوگوں اور خدا کے مقدس مقام پر ویرانی برپا کی۔ ملر کی تمام دریافتیں اسی نبوی ڈھانچے پر رکھی گئیں جو بت پرستی کی تاریخ، اور اس کے بعد آنے والی پاپائیت، کی نمائندگی کرتا تھا، جنہوں نے مسلسل قدیم اسرائیل کے زمانے سے لے کر مسیح کی دوسری آمد تک خدا کے مقدس مقام اور خدا کے لوگوں دونوں کو پامال کیا۔

اس نبوتی ڈھانچے نے اسے اس قابل بنایا کہ وہ ہر اس حقیقت کی درست نشاندہی کرے جو 22 اکتوبر 1844 کو عدالت کے آغاز کے طور پر قائم کرنے کے لیے ضروری تھی۔ مگر وہ حقیقت محدود تھی، کیونکہ وہ نبوتی تاریخ میں بت پرستی اور پاپائیت کے بعد آنے والی تیسری ستمگر قوت کو نہ دیکھ سکا۔ اس کے لیے اس حقیقت کو دیکھنا ضروری نہ تھا، کیونکہ اس کا کام 22 اکتوبر 1844 کا اعلان کرنا تھا، اور

تیسری ستمگر قوت کے بارے میں روشنی اس تاریخ کے بعد منکشف ہو جاتی۔

بت پرست روم کی دو ویران گر طاقتوں — جن کے بعد پاپائی روم آتا ہے — کے ایک ڈھانچے پر اپنی نبوتی فہم کو مرتب کرنے کے سلسلے میں، اُس کی یہ سمجھ بھی تھی کہ دانی ایل کی کتاب میں "daily" کے طور پر ترجمہ ہونے والا لفظ بت پرستی، یا بت پرست روم، کی علامت ہے۔ "daily" کے طور پر ترجمہ ہونے والا لفظ "tamid" دانی ایل نے پانچ مرتبہ استعمال کیا ہے۔ یہ ہمیشہ ایک ایسی علامت کے ساتھ آتا ہے جسے ملرنے بجا طور پر پاپائیت کی نمائندگی سمجھا۔ پاپائیت کی جو علامت "daily" کے ساتھ ہمیشہ واقع ہوتی ہے، وہ دو علامتوں کے ذریعے ظاہر کی گئی ہے۔ بہر صورت، پاپائی طاقت کی یہ دونوں علامتیں پاپائیت ہی کی شناخت کراتی ہیں، تاہم جب دانی ایل نے "daily" کے طور پر ترجمہ ہونے والا لفظ "tamid" استعمال کیا تو وہ ہمیشہ پاپائیت کی علامت کے ساتھ اور اُس سے پہلے آیا۔ دانی ایل کی کتاب میں "daily" کے بارے میں ملر کی یہی فہم اُس ڈھانچے کی بنیاد بنی جسے وہ بت پرستی کی دو ویران گر طاقتوں اور اُن کے بعد آنے والی پاپائیت پر مبنی دیکھتا تھا۔ دانی ایل کی کتاب میں "daily" کو بت پرستی قرار دینے کے حوالے سے ملر کی یہ شناخت ایڈونٹزم کے اندر ایک بڑی بحث بننے والی تھی، جس کا آغاز ایڈونٹزم کی دوسری نسل کے ساتھ 1888 میں ہوا۔

وہ پہلی نبوی حقیقت جسے ملرنے دریافت کیا تھا اور جو 22 اکتوبر 1844 کی تفہیم کا ایک جزو تھی، احبار چھبیس کے "سات گنا" تھی، اور یہ ملر کی قائم شدہ سچائیوں میں سے پہلی تھی جسے 1863 میں رد کر دیا گیا۔ اسی رد نے ایڈونٹسٹ تحریک کی پہلی نسل کی شروعات کی، جب وہ لاودکیہ کے بیابان میں بھٹکے لگے۔ دوسری نسل کا آغاز 1888 میں مینیاپلس جنرل کانفرنس میں ہوا، اور وہاں ہونے والی بغاوت کے بعد، 1901 میں ملر کی "روزانہ" کو بت پرستی قرار دینے والی تعبیر کو رد کرنے کا شیطانی عمل شروع ہوا۔ "روزانہ" کی درست تفہیم کو نبیہ کی وفات کے بعد ہی مکمل طور پر ایک طرف رکھا گیا، جنہوں نے یہ نشان دہی کی تھی کہ "روزانہ" کے بارے میں ملر کے درست نقطہ نظر کی مخالفت میں جو رائے پھیلائی جا رہی تھی، وہ آسمان سے نکالے گئے فرشتوں کی طرف سے لائی گئی تھی۔ مکمل رد تیسری نسل میں تقریباً 1931 کے آس پاس ہوا۔ تیسری نسل کا آغاز 1919 کی بائبل کانفرنس کے فوراً بعد ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ پریسکاٹ کی کتاب، "Christ" "Doctrine of Christ" کی اشاعت سے ہوا تھا۔ 1919 میں تیسری نسل شروع ہوئی اور 1957 میں کتاب "Doctrine" "on Doctrine" کی اشاعت تک جاری رہی۔

جب ملر کا کام قائم ہو گیا اور حقوق کی دو تختیوں پر اسے واضح کر دیا گیا (1843 اور 1850 کے پیش رو چارٹس)، تب خداوند نے یہ سچائی کھولنی شروع کی کہ ایک اور، تیسری، ویران کرنے والی قوت ہوگی جو بت پرستی اور پاپائیت کے بعد آئے گی اور خدا کے لوگوں کو بھی ستائے گی۔

"بت پرستی کے ذریعے، اور پھر پاپائیت کے ذریعے، شیطان نے اپنی قوت کو صدیوں تک اس کوشش میں بروئے کار لایا کہ زمین سے خدا کے وفادار گواہوں کو مٹا دے۔ بت پرست اور پاپائی پیروکار ایک ہی اڑیے کی روح سے متحرک تھے۔ فرق صرف یہ تھا کہ پاپائیت، جو خدا کی خدمت کا دکھاوا کرتی تھی، زیادہ خطرناک اور سفاک دشمن تھی۔ رومیت کے وسیلے سے شیطان نے دنیا کو اسیر بنا لیا۔ خود کو خدا کی کلیسیا کہنے والی جماعت بھی اس فریب کی صفوں میں بہ گئی، اور ہزار برس سے زیادہ عرصہ تک خدا کے لوگ اڑیے کے قہر کے نیچے مبتلا رہے۔ اور جب پاپائیت اپنی قوت سے محروم ہو کر ایذا رسانی سے باز آنے پر مجبور ہوئی، تو یوحنا نے دیکھا کہ ایک نئی قوت ابھرتی ہے جو اڑیے کی آواز کی بازگشت ہے اور اسی سفاک اور کفر آمیز کام کو آگے بڑھائے۔ یہ قوت، جو کلیسیا اور خدا کے قانون کے خلاف جنگ چھیڑنے والی آخری قوت ہے، ایک ایسے حیوان سے متمثل کی گئی جس کے میمنہ جیسے سینگ تھے۔ اس سے پہلے والے حیوان سمندر سے اٹھے تھے، مگر یہ زمین سے ابھرا، جو اس قوم کے پرانے عروج کی نمائندگی کرتا ہے جس کی علامت یہ حیوان ہے۔ 'میمنہ جیسے

دو سینگ 'حکومت ریاستہائے متحدہ کے مزاج کی بخوبی نمائندگی کرتے ہیں، جیسا کہ اس کے دو بنیادی اصولوں، جمہوریت اور پروٹسٹنٹیت، میں ظاہر ہے۔ یہی اصول بطور قوم ہماری قوت اور خوشحالی کا راز ہیں۔ جن لوگوں نے ابتدا میں امریکہ کے ساحلوں پر پناہ پائی، وہ اس پر شادمان تھے کہ وہ ایسے ملک میں پہنچے ہیں جو پاپائیت کے متکبرانہ دعوؤں اور شاہی اقتدار کی جابرانہ حکم رانی سے آزاد ہے۔ انہوں نے عزم کیا کہ وہ حکومت کو شہری اور مذہبی آزادی کی وسیع بنیاد پر قائم کریں گے۔" سائز آف دی ٹائمز، 1 نومبر 1899ء۔

ملر تیسری ستانے والی طاقت کو نہ دیکھ سکا، اور اسی وجہ سے اس کا ڈھانچہ نامکمل تھا، اگرچہ وہ اپنے کام کی تکمیل کے لیے پوری طرح موزوں تھا۔ سسٹر وائٹ واضح کرتی ہیں کہ ملر خدا کے منتخب کردہ پیغامبر تھے، کہ ان کی خدمت میں ایلیا اور یوحنا بیتسمہ دینے والے کی مثال پیشگی طور پر موجود تھی، ان کی بلاہٹ میں الیشع کی، اور ان کی وفات میں موسیٰ کی۔ مقدس تاریخ میں بہت کم لوگوں کے بارے میں ایسا الہامی تبصرہ ملتا ہے جو یہ ظاہر کرتا ہو کہ فرشتے انہیں زندہ کرنے کے لیے قبر کے پاس منتظر ہیں، مگر ملر کے بارے میں یہی تبصرہ ہے۔ یہ حقیقت کہ ان کا کام اس تاریخ سے محدود تھا جس میں انہیں اٹھایا گیا، ملر کے لیے کوئی توہین آمیز بات نہیں، بلکہ صرف ایک امر ناگزیر ہے جسے تسلیم کرنا ضروری ہے، اگر ان کے کام کو خدا کے نبوی کلام کی صحیح روشنی میں دیکھا جائے۔

میلر کو مخصوص، فرشتگانہ رہنمائی دی گئی جس نے انہیں ایک نبوتی خاکہ ترتیب دینے کے قابل بنایا، جو بت پرستی اور اس کے بعد پاپائیت کی دو ویران گر طاقتوں پر مبنی تھا۔ اسی وجہ سے، وہ نبوتیں جو ان دونوں طاقتوں کے ہاتھوں ہونے والی ویرانی کے بعد کی تاریخ کی نشاندہی کرتی تھیں، میلر نے غلط سمجھیں۔ تاہم ان غلط فہمیوں میں سے کوئی بھی حقوق کی دو مقدس تختیوں پر درج نہ ہوئی، جہاں میلر کے کام کے ذریعے قائم کی گئی بنیادیں تصویری صورت میں پیش کی گئی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ الہام نے 1843 کے چارٹ کے بارے میں قلم بند کیا کہ وہ خداوند کے ہاتھ کی رہنمائی میں مرتب کیا گیا تھا۔

خداوند نے مجھ دکھایا کہ 1843 کا چارٹ اس کے ہاتھ کی رہنمائی میں تیار کیا گیا تھا اور اس کا کوئی حصہ تبدیل نہیں کیا جانا چاہیے؛ اس میں درج اعداد ویسے ہی تھے جیسے وہ چاہتا تھا۔ یہ بھی کہ اس کا ہاتھ اس پر تھا اور اس نے بعض اعداد میں موجود ایک غلطی کو چھپا رکھا تھا، تاکہ جب تک اس کا ہاتھ ہٹا نہ لیا گیا، کوئی اسے دیکھ نہ سکے۔

پھر میں نے 'ڈیلی' کے متعلق یہ دیکھا کہ لفظ 'قربانی' انسانی حکمت سے شامل کیا گیا تھا اور متن کا حصہ نہیں ہے؛ اور یہ کہ خداوند نے اس کی درست فہم اُن کو عطا کی جنہوں نے 'عدالت کی گھڑی' کی پکار دی۔ جب اتحاد موجود تھا، 1844 سے پہلے، تقریباً سب 'ڈیلی' کی درست فہم پر متفق تھے؛ لیکن 1844 کے بعد، افراتفری میں، دوسری آراء اختیار کر لی گئیں، اور تاریکی اور الجھن پیدا ہوئیں۔ ریویو اینڈ پیرالڈ، 1 نومبر، 1850۔

فرشتوں کی رہنمائی میں ملر نے جو سچائیاں مرتب کیں، وہ خود خداوند کے زیر ہدایت تھیں، اور 1843 کے چارٹ کی توثیق میں الہام نے یہ بات بھی شامل کی کہ ملر کی یہ سمجھ درست تھی کہ "daily" "daily" سے مراد بت پرستی ہے۔ عبرانی لفظ "tamid" جس کا ترجمہ "daily" "daily" کیا گیا ہے، کتاب دانی ایل میں پانچ بار آتا ہے، اور یہ ہمیشہ دو ویران گر طاقتوں—یعنی بت پرستی اور اس کے بعد پاپائیت—کے مابین تعلق کی نمائندگی کرتا ہے۔

بت پرستی کی علامت کے طور پر "دی ڈیلی" کے بارے میں ملر کی سمجھ اس نبویاتی ڈھانچے میں جیسے اس نے اختیار کیا تھا انتہائی ضروری تھی، کیونکہ بت پرستی کے بعد پاپائیت کے آنے کا ترتیبی تعلق اس کے لیے نقطہ حوالہ بن گیا تھا جب وہ ان تمام پیشین گوئیوں کو ہم آہنگ کرتا تھا جنہیں سمجھنے کی اسے رہنمائی ملی تھی۔

"وقتِ آخر" میں، 1798 میں، کتابِ دانی ایل کی مہر کھل گئی، اور وہ بنیادی عبارت جسے سسٹر وائٹ نے ایڈونٹ تحریک کا "مرکزی ستون" اور "بنیاد" قرار دیا تھا، دانی ایل باب آٹھ، آیت چودہ تھی۔

"وہ آیت مقدسہ جو تمام دیگر آیات سے بڑھ کر ایمان آمدِ مسیح کی بنیاد اور اس کا مرکزی ستون رہی تھی، یہ اعلان تھا: 'دو ہزار اور تین سو شام و صبح تک؛ پھر مقدس کی تطہیر کی جائے گی۔' [409] The Great Controversy, 409] 8:14."

چودھویں آیت تیرہویں آیت کا جواب ہے، اور سوال کے سیاق و سباق کے بغیر یہ جواب بے معنی ہے۔

پھر میں نے ایک مقدس کو کلام کرتے سنا، اور ایک دوسرے مقدس نے اُس مخصوص مقدس سے جو کلام کر رہا تھا کہا، روزانہ قربانی، اور اُس ویران کر دینے والی سرکشی کی بابت یہ رویا کب تک رہے گی، کہ مقدس اور لشکر دونوں پامال کیے جائیں؟ اور اُس نے مجھ سے کہا، دو ہزار تین سو دنوں تک؛ پھر مقدس پاک کیا جائے گا۔ دانی ایل 8:13، 14۔

یہ دونوں آیات اُس علم کے اضافے کی علامت ہیں جو 1798 میں "آخر زمانہ" کے وقت دانیال کی کتاب کی مہر کھلنے پر ظاہر ہوا۔ آیت تیرہ اُن دو ویران کرنے والی قوتوں کی نشاندہی کرتی ہے جن پر ملرنے اپنا نبوتی نمونہ قائم کیا۔ ملرنے آیت تیرہ میں "روزانہ" کو بت پرستی، اور "گناہ ویرانی" کو پاپائیت قرار دیا۔ یہ سمجھنا اہم ہے کہ وہ نبوتی نمونہ جس کی پہچان کی طرف فرشتوں نے ملر کی رہنمائی کی، انہی دو آیات میں واضح کیا گیا ہے جو 1798 میں تاریخ میں ظاہر ہونے والے علم کے اضافے کی نمائندگی کرتی ہیں۔ تاہم ملر کو وہ اگلی قوت دکھائی نہ گئی جو نبوتی منظر نامے پر نمودار ہونے والی تھی اور خدا کے لوگوں کو ستانے والی تھی۔

"میں نے دیکھا کہ دو سینگوں والے درندے کا منہ اڑدبا کا تھا، اور اس کی قوت اس کے سر میں تھی، اور یہ کہ فرمان اس کے منہ سے نکلے گا۔ پھر میں نے فاحشاؤں کی ماں کو دیکھا؛ کہ ماں خود بیٹیاں نہ تھی بلکہ ان سے جدا اور ممتاز تھی۔ اس کا دور آچکا ہے اور وہ گزر چکا ہے، اور اس کی بیٹیاں، یعنی پروٹسٹنٹ فرقے، اگلے مرحلے میں منظر پر آنے والی تھیں اور وہی ذہنیت کو عملی جامہ پہنائیں گی جو ماں کی تھی جب اُس نے مقدسین کو ستایا تھا۔ میں نے دیکھا کہ جیسے جیسے ماں کی طاقت میں کمی آتی جا رہی تھی، بیٹیاں بڑھتی جا رہی تھیں، اور جلد وہ اس طاقت کو بروئے کار لائیں گی جو کبھی ماں نے بروئے کار لائی تھی۔" Spalding and Magan, 1۔

تیسری قوت کو نہ دیکھ پانے کی ملر کی ناکامی نے اسے ایسے نتائج اخذ کرنے پر مجبور کیا جو سراسر غلط تھے۔ ملرنے مکاشفہ باب تیرہ کے سمندر سے نکلنے والے حیوان کو بت پرست روم اور زمین سے نکلنے والے حیوان کو پاپائی روم قرار دیا۔ مکاشفہ باب سترہ کی اس کی تطبیق بھی اسی وجہ سے ناقص تھی کہ وہ پاپائیت کی دوسری ویران گر قوت سے آگے پھیلی ہوئی نبوتی تاریخ کو دیکھنے سے قاصر تھا۔ اسی وجہ سے جب ملرنے دانیال کی نبوت میں رومی قوت کی نشاندہی کی تو اس نے اسے ایک ہی قوت سمجھا جو دو مراحل میں ظاہر ہوئی۔ وہ اُس وقت بھی اور اب بھی درست تطبیق تھی، مگر اس نے اسے اس بات کو سمجھنے سے روک دیا کہ بائبل نبوت کی بادشاہیاں روم کی نمائندگی کرنے والی چوتھی بادشاہی سے آگے بھی جاتی ہیں۔ وہ یہ دیکھ اور نشاندہی کر سکا کہ روم کی چوتھی بادشاہی کے دو مراحل تھے، جن کی نمائندگی بت پرست روم اور پاپائی روم سے ہوتی ہے، لیکن وہ یہ نہ دیکھ سکا کہ پاپائی روم دراصل پانچویں بادشاہی بھی تھا جس کے بعد چھٹی بادشاہی آنا تھی۔

دانی ایل کے دوسرے باب میں، ملرائٹس نے بائبل کی نبوت کی پانچویں سلطنت کے عناصر کو چوتھی سلطنت کے ساتھ ملا دیا۔ بنیادی سطح پر ان کی تطبیق درست تھی، لیکن نامکمل تھی، کیونکہ بائبل کی نبوت کی سلطنتوں کے بارے میں پہلا حوالہ آخری حوالہ کے مطابق ہونا چاہیے، کیونکہ یسوع، الفا اور اومیگا ہونے کے ناطے، ہمیشہ ابتدا کے ذریعے انجام کی وضاحت کرتا ہے۔ دو متواتر سلطنتوں کے درمیان امتیاز نہ دیکھ پانے نے ملر کے لیے یہ پہچاننا ناممکن بنا دیا کہ مکاشفہ کا بارہواں باب بت پرستی

(اژدہا) کی نشاندہی کرتا ہے، اور مکاشفہ کے تیرہویں باب کا سمندر سے اٹھنے والا حیوان پاپائیت (حیوان) کی، اور اسی باب کا زمین سے اٹھنے والا حیوان مرتد پروٹسٹنٹیت (جھوٹا نبی) کی نشاندہی کرتا ہے۔

ملر مکاشفہ کے باب بارہ اور تیرہ میں اژدہا، درندہ اور جھوٹے نبی کو تین بے دریغ سلطنتوں کے طور پر دیکھ نہ سکا، اور یوں اپنی نبوتی منطق کے تحت اسے یہ ماننا پڑا کہ یہ دونوں ابواب ان تین قوتوں کی مسلسل تمثیل نہیں ہیں جو دنیا کو ہر مجددوں تک لے جاتی ہیں۔ ملر کو جو روشنی دی گئی وہ اس کے زمانے کے لیے کامل روشنی تھی، اور اس کے زمانے کے لوگوں کی آزمائش اسی روشنی سے ہوئی۔

تین ویران کرنے والی قوتوں (اژدہا، درندہ اور جھوٹا نبی) کی روشنی 1989 میں 'آخرِ زمانہ' کے موقع پر فیوچر فار امریکہ کو دی گئی تھی۔ دانی ایل کی وہ عبارت جس کی مہر سوویت یونین کے انہدام کے ساتھ، دانی ایل باب گیارہ آیت چالیس کی تکمیل میں، کھولی گئی، تیسرے فرشتے کی روشنی تھی، جبکہ ملر کو پہلے فرشتے کی روشنی دی گئی تھی۔ دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات کو فیوچر فار امریکہ کی تحریک کی بنیاد اور مرکزی ستون سمجھا گیا، اور دانی ایل باب گیارہ کی آیت چالیس اس روشنی کا خلاصہ پیش کرتی ہے، جیسے دانی ایل باب آٹھ کی آیات تیرہ اور چودہ نے اس روشنی کا خلاصہ بیان کیا تھا جس کی مہر ملرائیٹ تحریک میں کھولی گئی تھی۔

اور آخر کے وقت جنوب کا بادشاہ اُس پر حملہ کرے گا؛ اور شمال کا بادشاہ بگولے کی مانند رتھوں، اور گھڑ سواروں، اور بہت سے جہازوں کے ساتھ اُس کے خلاف اُٹے گا؛ اور وہ ملکوں میں داخل ہوگا، اور اُمڈ پڑے گا اور گزر جائے گا۔ دانی ایل ۱۱:۴۰

یہ آیت ایک جنگ کی نشان دہی کرتی ہے جو 1798 میں "وقتِ آخر" میں شروع ہوئی، اور جو جنوب کے بادشاہ اور شمال کے بادشاہ کے درمیان تھی۔ جنوب کا بادشاہ الحادی فرانس کی نمائندگی کرتا تھا، جس نے اسی سال پاپائیت کو مہلک زخم پہنچایا۔ وہاں پاپائیت کو شمال کے بادشاہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ نبوت کے مطابق 1798 میں، فرانس دانی ایل باب سات کی دس بادشاہیوں میں سے ایک تھا۔ وہ دس بادشاہیاں بت پرست روم کی نمائندگی کرتی ہیں، اور بت پرست روم اژدہا کی نمائندگی کرتا ہے۔ پاپائیت (شمال کا بادشاہ) درندہ کی نمائندگی کرتی ہے۔ آیت بتاتی ہے کہ شمال کا بادشاہ (پاپائیت)، جسے آیت کے آغاز میں اپنا مہلک زخم لگا تھا، آخر کار جنوب کے بادشاہ (الحادی کے بادشاہ) کے خلاف جوابی کارروائی کرے گا۔ جب پاپائیت نے جوابی کارروائی کی، تو الحادی کا بادشاہ فرانس کے ملک سے سوویت اتحاد کی طرف منتقل ہو چکا تھا۔ فرانس ایک ملک تھا، لیکن جب آیت میں پاپائیت نے جنوب کے بادشاہ کے خلاف جوابی کارروائی کی، تو جنوب کے بادشاہ کی شناخت "ممالک" کے طور پر کی گئی، جیسا کہ سابقہ سوویت یونین تھا۔

جب شمال کے بادشاہ (پاپائیت) نے جوابی کارروائی کی تو وہ اپنے ساتھ "رتھ"، "گھڑ سوار" اور "بہت سے جہاز" لے آیا۔ رتھ اور گھڑ سوار فوجی قوت کی علامتیں ہیں، اور جہاز معاشی قوت کی علامت ہیں۔ وہ طاقت جس نے سوویت یونین کے خاتمے کے لیے پاپائیت کے ساتھ ایک ناپاک اتحاد بنایا، ریاستہائے متحدہ امریکہ تھی، اور مکاشفہ باب تیرہ میں ریاستہائے متحدہ کی دو قوتیں یہ بتائی گئی ہیں: ہتھیاروں کی طاقت اور معیشت کی طاقت، جن کے ذریعے وہ دنیا کو پاپائی اختیار کا نشان قبول کرنے پر مجبور کرے گا۔ بغیر اس نشان کے لوگوں کو خرید و فروخت سے روکا جائے گا، اور مزید یہ کہ، اسی نشان کے بغیر لوگوں کو قتل کر دیا جائے گا۔

آیت چالیس براہ راست اژدہا (بادشاہ جنوب)، درندہ (پاپائیت) اور جھوٹا نبی (ریاستہائے متحدہ امریکہ) کی نشان دہی کرتی ہے۔ 1989 میں "وقتِ اختتام" کی بنیاد رکھنے والی آیت ان تین ویران کرنے والی قوتوں کی نشان دہی کرتی ہے جو دنیا کو ہر مجددوں تک لے جاتی ہیں، بالکل اسی طرح جیسے میلرائٹ تحریک کی بنیادی آیات نے دو ویران کرنے والی قوتوں، یعنی بت پرستی اور اس کے بعد پاپائیت، کی نشان دہی کی تھی۔

آیت کا آغاز جنوب کے بادشاہ اور شمال کے بادشاہ کے درمیان ایک جنگ سے ہوتا ہے۔ آیت کے آغاز میں (1798) جنوب کا بادشاہ غالب آتا ہے، مگر اسی آیت میں شمال کا بادشاہ جوابی کارروائی کرتا ہے اور جنوب کے بادشاہ پر غالب آجاتا ہے۔ آیت کی ابتدا شمال اور جنوب کے بادشاہوں کے درمیان جنگ کی نشاندہی کرتی ہے، اور آیت میں موجود پیغام کے اختتام میں انہی شمالی اور جنوبی بادشاہوں کی وہی جنگ بیان کی گئی ہے، لیکن اس کے برعکس نتائج کے ساتھ۔ یہ ابتدا 1798 میں "end of the end" کی نشاندہی کرتی ہے، اور آخری جنگ 1989 میں "end of the end" کی نشاندہی کرتی ہے۔ آیت کی تحریری گواہی میں الفا اور اومیگا، یعنی ابتدا اور انتہا، کے دستخط موجود ہیں۔

آیت کی حقیقی تاریخ 1989 میں سوویت یونین کے انہدام کے بعد بھی جاری رہتی ہے اور آیت اکتالیس کے اتوار کے قانون تک پہنچتی ہے۔ اتوار کے قانون کے موقع پر جدید بابل کا تہرا اتحاد تیز رفتار واقعات کے ایک سلسلے کے ذریعے وجود میں آتا ہے۔ چنانچہ آیت چالیس اس وقت شروع ہوتی ہے جب 1798 میں مہلک زخم لگایا جاتا ہے، اور صور کی فاحشہ بھلا دی جاتی ہے۔ آیت کی نمائندگی کرنے والی تاریخ مکمل طور پر آیت اکتالیس کے اتوار کے قانون پر ختم ہو جاتی ہے، جہاں مہلک زخم شفا پاتا ہے اور صور کی فاحشہ یاد کی جاتی ہے۔ آغاز و انجام کا نشان صرف آیت میں موجود متن پر ہی نہیں، بلکہ اس مکمل تاریخ پر بھی ثبت ہے جس کی آیت نمائندگی کرتی ہے۔ یہ آیت اُس نبوی ڈھانچے کی نشاندہی کرتی ہے جو محض بت پرستی (اژدہا) اور پاپائیت (حیوان) پر مبنی نہیں، بلکہ اُن تین ویران گر قوتوں کے ڈھانچے کی نشاندہی کرتی ہے جو دنیا کو آرمیگڈون تک لے جاتی ہیں۔

ملر کے نبوتی فریم ورک نے خدا کی تحقیقی عدالت کی آمد کا اعلان کیا، اور فیوچر فار امریکہ کا نبوتی فریم ورک خدا کی تنفیذی عدالت کی آمد کا اعلان کرتا ہے۔ 1989 میں 'وقتِ انتہا' پر، تین مرحلوں پر مشتمل آزمائش اور تطہیر کا عمل اُس وقت شروع ہوا جب سوویت یونین کے انہدام پر دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات کی مہر کھول دی گئی۔ یہ امتیاز کہ ملر نے صرف بت پرستی اور پاپائیت کو دیکھا اور منحرف پروٹسٹنٹ ازم کو نہ دیکھا، 1798 میں جس کی مہر کھولی گئی تھی اُس دریائے اولائی کی رؤیا کو درست طور پر سمجھنے کے لیے سمجھنا ضروری ہے۔

ہم اس غور و فکر کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

ہمارے پاس ضائع کرنے کے لیے وقت نہیں ہے۔ پر آشوب دن ہمارے سامنے ہیں۔ دنیا جنگ کے جذبے سے بھڑک اٹھی ہے۔ جلد ہی وہ مصیبت کے مناظر رونما ہوں گے جن کا ذکر پیشین گوئیوں میں کیا گیا ہے۔ دانی ایل کے گیارہویں باب کی پیشین گوئی تقریباً اپنی مکمل تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ اس پیشین گوئی کی تکمیل کے سلسلے میں جو تاریخی واقعات پیش آچکے ہیں، ان میں سے بہت کچھ دوبارہ دہرایا جائے گا۔

"تیسویں آیت میں ایک قوت کا ذکر کیا گیا ہے کہ 'آیات 30 سے چھتیس تک نقل کی گئیں'۔"

"ان الفاظ میں بیان کیے گئے مناظر جیسے مناظر پیش آئیں گے۔" مسودات کی اشاعتیں، نمبر 13،